بہتر قیمت ۴ر پتہ:- مکتبہ جامعہ دہلی و نئی دہلی۔

اس مجموعہ میں ہندستان کے مختلف نامور شاعروں کی چند بہت سلیس وعام فہم دعائیہ نظمیں اور قومی گیت شامل ہیں جو قومی اسکولوں میں بے تکلف پڑھے جاسکتے ہیں اور اگران میں سے بعض کو دیہاتوں میں رائج کیا جائے تو وہاں بھی کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں۔اسکولوں کے ہیڈ ماسٹر صاحبان کے لیے اسکول میں روزانہ لڑکوں سے پڑھوانے کے لیے اس مجموعہ میں سے اپنے منشا کے مطابق کسی نظم کا انتخاب کرلینا بہت آسان ہے۔

مغلوں کا مدوجزر | از خواجہ محمد شفیع صاحب دہلوی بی اے۔ تقطیع چھوٹی ضخامت ۶۸ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۶ر پتہ:- مکتبہ جامعہ دہلی و نئی دہلی۔

اس کتاب میں پانچ مستند اور قدیم تاریخی کتابوں سے مدد لے کر ایک مسلسل افسانہ کی شکل میں یہ دکھایا گیا ہے کہ وہ کیا اسباب تھے جن کی وجہ سے مغلوں نے ایشیا کے ایک بڑے حصہ پر مدت دراز تک حکومت کی اور پھر وہ کیا اسباب پیش آئے جن کی وجہ سے حکومت کا تخت وتاج اُن سے چھن کر دوسری قوموں کے قبضہ میں چلا گیا۔ زبان نہایت شگفتہ اور سلیس، اندازِ بیان چست اور پرجوش ہے۔خواجہ صاحب دلی کے نوجوان ادیبوں میں امتیاز خاص رکھتے ہیں۔اور دلی کی ٹکسالی زبان میں بڑے کام کی باتیں کہہ جانے کا انہیں خاص ملکہ ہے۔

عصرِ نو | از محمد صادق صاحب ضیا بی اے ال ال بی۔ تقطیع چھوٹی ضخامت ۷۴ صفحات کتابت طباعت عمدہ کاغذ متوسط قیمت ۴ر پتہ:- مکتبہ قصر الادب دفتر شاعر آگرہ

آج کل نوجوانوں میں اُردو شاعری سے متعلق جو جدید رجحانات بکثرت پیدا ہورہے ہیں یہ کتاب اُن کی آئینہ دار ہے چنانچہ اس میں کئی نظمیں اسی قسم کے نئے عنوانات پر ہیں لیکن اکثر نظموں میں خلط مبحث پیدا ہوگیا ہے اور فلسفیانہ ومنطقیانہ استدلال کے بجائے جذبات سے زیادہ کام لیا گیا ہے۔مثلاً سرمایہ داری

کے زیرعنوان جو نظم ہے اُس میں سرمایہ داری کے عظیم و مہلک نقصانات بیان کرنے چاہئیں تھے لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ "صنفِ نازک، نوجوان، مزدور اور جمہور دوست" کو دنیا کے لیے سرمایۂ سکون و انبساط بتانے پر ہی قناعت کر لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ یہ مسئلہ ایک مستقل بحث کا طلبگار رہے کہ "صنفِ نازک" بھی سرمایہ دارانہ اور ڈکٹیٹرانہ ذہنیت کی مالک ہوتی ہے اور اس لیے مزدور کے ساتھ اُس کا جوڑ کہاں تک مناسب ہے" بہرحال ضیا صاحب ہونہار شاعر معلوم ہوتے ہیں اُن کا کلام جدت طرازی، تخئیل بلند، اور سلاست بیان سے عاری نہیں ہے۔ شروع میں انور مختار صاحب وکیل کا ایک طویل مقدمہ ہے جس میں اُنہوں نے ضیا صاحب کے کلام پر مختصر تبصرہ کیا ہے اور عصرِ نو کی خصوصیات پر روشنی ڈال کر عہدِ حاضر کے اکثر نوجوانوں کی ترجمانی ہے۔

(۱) صبر بادشاہ زادہ
(۲) کھوڑی تارا ماتھی چاند
(۳) لعل شاہزادہ
(۴) شہزادۂ نے نواز

تقطیع خورد، ضخامت ۳۲ صفحے کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت فی کتاب کی ۲ر ملنے کا پتہ: - کتب خانہ علم و ادب اُردو بازار، جامع مسجد دہلی۔

یہ چاروں کتابیں مختصر افسانے ہیں جو دہلی کے نوجوان ادیب سید اشرف صاحب صبوحی منشی فاضل کے چکیدۂ قلم ہیں۔ ان کہانیوں میں اگرچہ پریوں اور جنوں کے دور از عقل و قیاس قصے بیان کیے گئے ہیں لیکن زبان اتنی شیریں اور ٹکسالی ہے کہ اُنہیں بار بار پڑھ کے بھی سیری نہیں ہوتی۔ ہمیں بڑی مسرت ہے کہ اب خاص دہلی میں ایسے نوجوان پیدا ہو رہے ہیں جو درحقیقت دلی کی ٹکسالی اُردو لکھنے پر بدرجہ اتم قادر ہیں۔ اس خاص وصف کے لحاظ سے سید اشرف صبوحی صاحب کو مرزا فرحت اللہ بیگ ثانی بے تأمل کہا جا سکتا ہے۔ دلّی کی ٹکسالی زبان اور اردو کے خاص محاوروں کا لطف لینے اور اُن سے واقفیت حاصل کرنے کا ذوق رکھنے والے اصحاب کو ان چاروں کتابوں کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ صبوحی صاحب اگر پریوں اور جنوں کے قصوں کے بجائے ہندستانی معاشرت و تمدن پر اسی انداز میں مضامین لکھیں تو اُردو پر یقیناً یہ اُن کا بڑا کرم ہوگا۔